جلد ۳۴ | ۲ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۲ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُمّتِ محمدیہ کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا

"عیسائی قوم دو گونہ بدقسمتی میں مبتلا ہے۔ ایک تو ان کو خدا تعالےٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اور الہام مدد نہیں مل سکتی۔ کیونکہ الہام پر جو مُہر لگ گئی۔ اور دُوسری یہ کہ وہ عملی طور پر آگے قدم نہیں بڑھا سکتی۔ کیونکہ کفارہ نے مجاہدات اور سعی اور کوشش سے روک دیا۔ مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہُوا۔ اس کی نظر محدود نہ تھی۔ اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلیات کا پُورا اور کامل حصہ اسکو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے۔ بجز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوّت مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ - ۲۸)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش

جمیعۃ العلماء کا افتراق انگیز طریق عمل کب تک برداشت کیا جائیگا

(از ایڈیٹر)

اس وقت جبکہ سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے تمام فرقوں کو متحد ہو جانے کی شدید ضرورت ہے۔ اتنی شدید کہ گویا سیاسی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے چاہئے تو یہ تھا۔ کہ جمیعۃ العلمائے ہند اگر مذہب کی حفاظت اور اشاعت سے کلیتہً دست بردار ہو کر سیاسیات میں ہی منہمک ہو چکی تھی۔ تو اسی لحاظ سے مسلمانوں کو متحد کرنے اور متحدہ مطالبات پیش کرنے کی کوشش کرتی۔ لیکن حال کے انتخابات میں بھی اس نے کانگرس کی آلہ کار بن کر مسلمانوں میں انشقاق اور تفریق پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ اور پورا زور لگایا ہے۔ کہ مسلم لیگ کے مقابلہ میں کانگرسی امیدوار کامیاب ہوں۔

علماء کہلانے والوں کا یہ طریق عمل افسوسناک ضرور ہے۔ لیکن حیرت انگیز نہیں۔ کیونکہ جب سے ان کی جمیعۃ ازدنما ہوئی ہے۔ اسی وقت سے انہوں نے کانگرس کی اندھا دھند تقلید کرنا سب سے مقدم رکھا ہے۔ اور تقلید بھی اس رنگ کی۔ کہ جب کانگرس نے کوئی تحریک شروع کی۔ تو جمیعۃ العلماء نے بھی اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا۔ اور جب کانگرس نے اسے ترک کر دیا۔ تو جمیعۃ العلماء بھی اسے چھوڑ کر بیٹھ گئی۔ اگر یہ بات اسی حد تک محدود رہتی۔ تو بھی خیر تھی۔ لیکن جمیعۃ العلماء ستم بالائے ستم یہ کرتی رہی۔ کہ کانگرس کی شروع کردہ تحریک کے جواز کا فتویٰ جاری کر دیتی۔ مثلاً جب گاندھی جی نے یہ کہا۔ کہ ہندوستان کی آزادی کا مدار چرخہ چلانے اور سوت کاتنے پر ہے۔ تو جمیعۃ العلماء نے بھی اعلان کر دیا۔ کہ اسلام نے سوت کا تنا ضروری قرار دیا ہے۔ یا جب گاندھی جی نے تحریک نمک سازی شروع کی۔ اور نمک کا محصول ادا نہ کرنے کے لئے کہا تو جمیعۃ العلماء نے محصول نمک کے خلاف فتویٰ دے دیا۔ لیکن جب نمک سازی کی مہم چند روز بعد ختم ہو گئی۔ تو جمیعۃ العلماء نے بھی اپنے فتویٰ کو تہہ کر کے رکھ دیا۔

اسی طرح کانگرس نے جب عدم ادائیگی لگان کی تحریک شروع کی۔ تو جمیعۃ العلماء نے ادائگی لگان کے خلاف فتویٰ جاری کر دیا۔ لیکن جب یہ تحریک بھی ناکامی کی نذر ہو گئی۔ تو جمیعۃ العلماء کے فتویٰ نے بھی عدم آباد کی راہ لی۔ پھر ایک موقع پر کانگرس نے اسمبلی اور کونسل میں داخلہ کی ممانعت کر دی۔ تو جمیعۃ العلماء نے جھٹ اسمبلی اور کونسل میں داخلہ حرام ٹھہرا دیا۔ لیکن جب کانگرس نے کونسلوں میں داخل ہو کر وزارتیں سنبھال لیں تو جمیعۃ العلماء نے انکے جواز کا اعلان کر دیا۔

غرض ہر وہ تحریک جو کانگرس نے شروع کی۔ جمیعۃ العلماء نے جھٹ اس کے جواز کا فتویٰ دے دیا۔ مگر جب وہ تحریک ناکام ہو کر ختم ہو گئی۔ اور کانگرس نے اس کے خلاف عمل شروع کر دیا۔ تو علماء نے بھی اسے جائز ٹھہرا دیا۔ اور اس طرح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے علماء نے اسلام کو بازیچہ اطفال بنائے رکھا۔ اور اب بھی وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔

مگر سوال یہ ہے۔ کہ مسلمان کب تک علماء کہلانے والوں کے اس طریق عمل کو برداشت کرتے رہینگے۔ کب تک اسلام کو اس طرح بدنام ہوتا دیکھیں گے۔ اور کب تک دینی اور دنیوی لحاظ سے نقصان اٹھاتے رہینگے۔ علماء کہلانے والوں کی نگاہ میں اگر اسلام کی کچھ قدر و منزلت ہوتی اور مسلمانوں کی صحیح خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات ان میں پائے جاتے۔ تو وہ ہر موقع پر اسلام کی برتری اور مسلمانوں کے مفادات کا خیال رکھتے۔ اسی بنا پر کانگرس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرتے۔ اور یہی سمجھوتہ مستقل امن اور ملک کی آزادی کے لئے مفید ثابت ہوتا۔ لیکن اس بارے میں چونکہ علماء بالکل ناکام ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ فہم و تدبر سے کام لینے والے مسلمان علماء کی مداخلت کا بالکل قلع قمع کر دیں۔ اور پھر ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندو مسلم سمجھوتہ کا کام اپنے ہاتھ میں لیا جائے۔

ہر خادم اس سال کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج یکم مارچ کے خطبہ جمعہ میں تبلیغ پر زور دیتے ہوئے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ کہ اگر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے گا۔ تو چند سالوں کے اندر ہی ایک حیرت انگیز اور عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ حضور اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ فوراً تبلیغ کے کام کو تیز کریں۔ اور پندرہ دن کے اندر اندر ہر خادم سے عہد لے کر کہ وہ اس سال کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے گا۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں رپورٹ بھجوائیں۔

مرزا منور احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورت ہے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

تبلیغ کے کام کے لئے نکلنا پیغمبروں کا کام ہے۔ آج جو شخص اپنی زندگی اس مقصد کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ وہ انبیا کے اسوۂ حسنہ پر چلتا ہے۔ ان دنوں بیرونی ممالک میں مبلغین کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس قرآن کریم کا ترجمہ جاننے والے۔ کچھ حدیث جاننے والے۔ کچھ عربی جاننے والے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ رکھنے والے نوجوان بہت جلد اپنی زندگیاں وقف کریں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

چھبیسویں ۲۶ مجلس مشاورت

جیسا کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس مورخہ ۱۹ تا ۲۱ شہادت ۱۳۲۵ ہش مطابق ۱۹ تا ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ جماعتوں کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہئے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

احباب انگریزی ورنیکلر مڈل پاس کرنے والے طلبا کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ کہ آئندہ عربی دان مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ احباب ابھی سے طلباء جماعت ہشتم کو تحریک کرنا شروع کر دیں۔ طلبا تکمیل تعلیم کے بعد تبلیغی ضرورت کے لئے بفضلہ تعالےٰ نہایت مفید ثابت ہونگے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

حقائق القرآن - فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مسیحی اقوام کی اپنی موت سے غفلت! اور ایشیائی و افریقن اقوام سے ظالمانہ سلوک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۂ تطفیف کی آیات

الا یظن اولٰئک انھم مبعوثون لیوم عظیم۔ یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر کرتے ہوئے

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول کے صفحہ ۲۸۴ و صفحہ ۲۸۵ میں تحریر فرمایا ہے۔

"دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس نے ترقی کی ہو۔ اور پھر اس پر ایک محاسبہ کا دن نہ آیا ہو۔ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ جس طرح افراد کو اپنی موت بھولی ہوئی ہوتی ہے اسی طرح اقوام اپنی موت کے دن سے غافل اور بے پروا ہوتی ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ یقینی اور قطعی چیز اگر کوئی ہے۔ تو وہ موت ہے۔ مگر موت ہی انسان کو سب سے زیادہ بھولی ہوئی ہوتی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اس کا باپ مرا۔ اس کا دادا مرا۔ اس کا پڑدادا مرا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اس کا فلاں فلاں رشتہ دار مر چکا ہے۔ اور جو باقی ہیں۔ وہ بھی ایک دن مر جائیں گے۔ مگر پھر سب سے زیادہ اگر کسی چیز سے وہ غافل ہوتا ہے۔ تو وہ موت ہی ہے۔ اسی طرح یہ عجیب بات ہے۔ کہ دنیا کی ہر قوم مر چکی ہے۔ اور جو قومیں آج موجود ہیں۔ وہ بھی ایک دن مر جائیں گی۔ مگر قومیں سب سے زیادہ اس موت سے غافل رہتی ہیں۔ قرآن کریم نے اس امر پر بڑا زور دیا ہے۔ اور بار بار فرمایا ہے۔ کہ بتاؤ کیا کوئی قوم ایسی بھی ہے۔ جو موت سے بچی ہو۔ تاریخی لحاظ سے اگر تحقیق کی جائے۔ تو ایک ہزار سے کم ان اقوام کی تعداد نہیں نکلے گی۔ جنہوں نے اپنے زمانہ میں دنیا پر اس قدر غلبہ پایا۔ کہ لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ ان قوموں نے میدان کو جیت لیا ہے۔ اور ان فاتح اقوام نے بھی اپنے غرور میں یہ خیال کرنا شروع کر دیا۔ کہ گذشتہ قومیں تو مر گئیں۔ عروج کے بعد زوال سے ہمکنار ہو گئیں۔ عزت کے بعد ذلت کے گڑھے میں گر گئیں۔ مگر ہم اس ترقی کے بعد مر نہیں سکتیں۔ مگر آخر وہ وقت آ گیا۔ جب وہ فاتح اقوام بھی مٹ گئیں۔ وہ بھی تباہ اور برباد ہو گئیں۔ اور ان کا نام بھی دنیا سے ناپید ہو گیا۔ پس فرماتا ہے۔ یہ مغربی اقوام جنہوں نے ظلم پر اپنی کمر باندھی ہوئی ہے۔ جو دنیا پر آفت ڈھا رہے ہیں۔ اور جو لوگوں کے حقوق کو دباتے چلے جا رہے ہیں۔ الا یظن اولٰئک انھم مبعوثون لیوم عظیم۔ کیا ان کو کبھی خیال نہیں آتا۔ کہ ہمارا ایک اور بعث بھی ہونے والا ہے۔ اس بڑے دن کے لئے جس دن وہ رب العالمین خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔ اور خدا ان سے کہیگا کہ کیا ایشیائی میرے بندے نہیں تھے؟ کیا افریقن میرے بندے نہیں تھے؟ پھر تم نے کیا کیا کہ ان سے ظالمانہ سلوک روا رکھا۔ جب یہ یوم البعث آئیگا۔ تو رب العالمین خدا ان کو نیچے کر دیگا۔ اور جو نیچے ہوں گے ان کو اوپر کر دے گا۔ اسی کی طرف بعثر ما فی القبور (العادیات) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ بعثر کے معنے ہوتے ہیں۔ زمین کو الٹ دینا اوپر کی چیز کو نیچے اور نیچے کی چیز کو اوپر کر دینا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس دن ایسا ہی کریگا۔ کہ ان حاکم اقوام کو تخت حکومت سے محروم کر دے گا۔ اور ان لوگوں کو جنہیں یہ ذلیل قرار دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ حکومت کے تخت پر بٹھا دے گا۔

درحقیقت قوموں کی ترقی اور ان کا تنزل ایک دوری کیفیت رکھتا ہے۔ جس طرح بچے آپس میں کشتی کرتے ہیں۔ تو ایک بچہ دوسرے کو گرا کر اس کے سینہ پر چڑھ جاتا ہے۔ ماں باپ یہ نظارے دیکھتے رہتے ہیں۔ آخر جب دیکھتے ہیں۔ کہ اوپر والا اترتا نہیں۔ تو اس کی ٹانگ گھسیٹ کر کھینچ لیتے ہیں۔ اور پھر دوسرا بچہ اس کے سینہ پر چڑھ جاتا ہے۔ یہی حال قوموں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے۔ کہ ایک قوم اپنے غلبہ سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے تو اسے گھسیٹ کر حکومت کے تخت سے اتار لیتا ہے۔ اور محکوم قوموں کے ہاتھ میں بادشاہت کی باگ ڈور دے دیتا ہے۔ دنیا میں قوموں کے بڑے بڑے لمبے غلبے ہوئے ہیں۔ عیسائیت کا غلبہ تو صرف تین سو سال ہے۔ مسلمانوں کا ہزار سال تک غلبہ رہا۔ مگر وہ بھی مٹ گیا۔ پس فرماتا ہے۔ کیا ان کے دلوں میں کبھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ہمارا بھی ایک بعث ہوگا۔ ہم پر بھی وہ دن آنے والا ہے جو ہمارے محاسبہ کا دن ہوگا۔ بعث کا لفظ اسلئے استعمال کیا گیا ہے کہ نتیجہ کے دن صرف قوم کے موجود افراد کے اعمال کا ہی نتیجہ نہیں نکلتا۔ بلکہ ان کے آباء کے اعمال کا نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ جب ایک قوم دوسری قوم کے خلاف اٹھتی ہے۔ تو صرف زندہ لوگوں کے اعمال کا محاسبہ نہیں لیتی۔ بلکہ ان کے آباء کے سلوک کا بدلہ بھی لیتی ہے۔ اس طرح گویا قوم کے سب افراد زندہ ہو کر اپنا حساب پیش کرتے ہیں

یوم یقوم الناس لرب العالمین

میں درحقیقت یوم لا تملک نفس لنفس شیئاً کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اب تو یہ مشرقی اور مغربی گورے اور کالے۔ یورپین اور ایشیائی میں فرق کرتے ہیں۔ مگر ایک دن آئے گا۔ جب یہ لوگ اس خدا کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔ جو رب العالمین ہے۔ وہ اس وقت ان لوگوں سے ان مظالم کے بارہ میں بازپرس کریگا۔ اور کہے گا۔ کہ کیوں تم نے ایک طبقہ کو ذلیل کیا۔ اور کیوں اس کو محکوم و مغلوب رکھا۔

آخر خدا کسی ایک قوم کا نہیں بلکہ وہ رب العالمین ہے۔ وہ ایشیائیوں کا بھی خدا ہے۔ اور افریقنوں کا بھی خدا ہے۔ اور چینیوں کا بھی خدا ہے۔ اور جاپانیوں کا بھی خدا ہے۔ اور انگریزوں کا بھی خدا ہے اور امریکنوں کا بھی خدا ہے۔ وہ اپنے بندوں کو اسی کے ماتحت دیکھ کر خوش ہو سکتا ہے۔ جو رب العالمین کی صفت اپنے اندر رکھے۔ اور اس کی ربوبیت کا کامل مظہر بن جائے۔ عارضی حکومتیں بیشک دنیا میں ہوتی چلی آئی ہیں۔ اور وہ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد مٹتی بھی رہی ہیں۔ لیکن مستقل طور پر وہی قوم دنیا پر حکومت کر سکتی ہے۔ جو لوگوں سے زائد حقوق نہ مانگے۔ اور ان سے کہے کہ یہ ہماری نہیں بلکہ تمہاری حکومت ہے۔ جو قوم دنیا میں بنی نوع انسان کی خدمت کا احساس لے کر کھڑی ہوگی۔ اور پھر زائد حقوق مانگنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوگی۔ وہ ہمیشہ رہے گی۔ اس کے خلاف لوگوں کو بغاوت کرنے کی کبھی ضرورت ہی پیش نہیں آ سکتی۔ خداتعالیٰ کے حساب لینے کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ خود براہ راست حساب لے۔ قیامت کے دن وہ خود حساب لے گا۔ اور اس دنیا میں وہ انسانوں میں سے ہی کسی فرد یا قوم کو حساب لینے کے لئے کھڑا کر دیتا ہے۔ اس قوم کا حساب لینا خداتعالیٰ کا حساب لینا ہی کہلاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز

"خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے مونہہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ جب ہر احمدی اس کو اپنا مقصدِ حیات بنائے گا۔ اس وقت وہ کامیابی کا مونہہ دیکھے گا۔ اسی وقت وہ خداتعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیگا۔ ورنہ وہ خدا سے اور اس کے دین سے دُور تر ہوتا چلا جائیگا۔ خواہ زبان سے لاکھ دعوے کرے"

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ اسلام لنڈن

رسول کریمؐ کی ہتک

اس میں شک نہیں۔ کہ ہم اور ہمارے مخالفین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل سے خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ اختلاف اس بات میں ہے۔ کہ خاتم النبیینؐ سے کیا مراد ہے۔ ہمارے مخالف تو لفظ خاتم النبیین سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد نبوت قطعی طور پر بند ہے۔ اب یہ روحانی نعمت امت محمدیہ میں سے کسی کو نہیں مل سکتی۔ ہاں آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح اور دین اسلام کی اشاعت کے لئے اسرائیلی نبی (مسیحؑ) آئیگا۔ ایسا عقیدہ رکھنے سے جو توہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کی ہوتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ کیونکہ اس سے جہاں ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ پر حرف آتا ہے۔ وہاں امت محمدیہ کی بھی ہتک ہوتی ہے۔ کہ اس امت کی اصلاح کے لئے ایک غیر امت کے نبی کی ضرورت پیش آئیگی حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اسے خیر الامم یعنی امتوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ برخلاف اس کے ہم کہتے ہیں۔ کہ خاتم کا لفظ عربی زبان میں بند کرنے کے معنوں میں کبھی استعمال نہیں ہوا اس کے معنے صرف مہر اور انگوٹھی ہیں اور آپؐ کو نبیوں کا خاتم مندرجہ ذیل مشابہتوں کی وجہ سے قرار دیا گیا ہے۔

خاتم کن مشابہتوں سے کہا گیا

(۱) زینت۔ جیسے انگوٹھی جو پہننے والے کے لئے باعث زینت ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کی زینت ہیں۔ جیسے خاندان کا سب سے بڑا بزرگ آدمی سارے خاندان کی زینت کا باعث ہوتا ہے۔ اور سارا خاندان اس کے وجود پر فخر کرتا ہے۔ ویسے ہی انبیاء کا مقدس گروہ آپؐ کے وجود مسعود کو اپنے لئے باعث فخر اور زینت سمجھتا ہے۔ اور یہ معنے تفسیر فتح البیان جلد ۷ صفحہ ۲۸۶ پر مذکور ہیں۔

(۲) احاطہ۔ جس طرح انگوٹھی انگلی کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ تمام نبیوں پر محیط ہیں۔ یعنی جس قدر خوبیاں اور کمالات دوسرے انبیاء میں فرداً فرداً پائے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب آپؐ کی ذات والاصفات میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اور آپؐ جامع جمیع کمالات انبیاء ہیں۔ اور علی الاطلاق سب انبیاء سے افضل و برتر ہیں اور خاتم کا لفظ کمال کے معنوں میں عربی زبان میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اور انہی معنوں میں حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم کا لفظ اپنے قول "بك تختم الولاية" (فتوح الغیب مقالہ ۴) میں استعمال کیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ پھر تو سلوک کی منزل طے کرتے کرتے ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائیگا۔ جہاں تجھ پر ولایت ختم ہو جائیگی یعنی تو خاتم الاولیاء بن جائے گا۔ اور انہی معنوں میں یہ لفظ فارسی اور اردو میں استعمال ہونے لگا ہے۔ چنانچہ فارسی زبان کا ایک مشہور شاعر انوری غیاث الدین بادشاہ کی تعریف میں کہتا ہے ؎

مادر گیتی نزادہ نظیر چرخ چنبری
بادشا۔ ہے چوں غیاث الدین گدا چوں انوری

بر تو سلطانیت ختم و برمن مسکیں سخن
چوں شجاعت بر علیؓ و بر نبیؐ پیغمبری

کہ جس طرح رسول مقبولؐ پر نبوت اور حضرت علیؓ پر شجاعت ختم ہے۔ اسی طرح غیاث الدین پر بادشاہی اور مجھ پر شاعری ختم ہے۔

(۳) تصدیق۔ قرآن مجید میں خاتم تاء کی زبر سے لکھا ہے۔ جس کے معنے مہر کے ہیں۔ دوسری قرأت خاتِم ہے۔ جس کے معنے مہر لگانے والا۔ اور مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ اس صورت میں خاتم النبیین کے معنے یہ ہوئے کہ آپؐ سب نبیوں کے مصدق ہیں۔ اور کسی نبی کی نبوت اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی کسی کو کمال روحانی حاصل ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ آپ کی مُہر (تصدیق) اس کے ساتھ نہ ہو۔ چنانچہ مولوی آل حسن صاحب نے اپنی کتاب استفساء برحاشیہ ازالۃ الاوہام صفحہ ۳۷۹ میں لکھا ہے۔ "کہ انبیاء بنی اسرائیل پر ایمان لانے کی بجز تصدیق حضرت خاتم النبیینؐ کے اور کوئی سبیل باقی نہیں رہی۔ اور اب کوئی روحانی فیض بجز متابعت حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نہیں مل سکتا"۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے۔ بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا۔ کہ فیض وحی آپؐ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے۔ اور جو شخص امتی نہ ہو۔ اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷)

نیز فرماتے ہیں۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے نہ ہوتا۔ اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

غرضیکہ جو معنے ہم نے کئے ہیں۔ ان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال اور آپؐ کا سردار دو جہان اور افضل الانبیاء ہونا ظاہر ہے۔ اور جس قسم کی نبوت کو ہم آپؐ کے بعد جاری مانتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے ملتی ہے۔ اور صرف اسی کو مل سکتی ہے۔ جو امتی ہو۔ غیر مذاہب والے جب تک کہ وہ اسلام میں داخل نہ ہوں وحی کی نعمت سے محروم ہیں۔ اور ان معنوں کے لحاظ سے کسی ولی اور کسی مسلم عالم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی کے آنے سے انکار نہیں کیا۔

حضرت خاتم النبیین اور خاتم کا مفہوم

آیت خاتم النبیین ۵ھ میں نازل ہوئی (روح المعانی و تاریخ الخمیس جلد ۱ صفحہ ۵۶۴) اور حضورؐ کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیمؑ ۸ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ربیع الاول ۱۰ھ کو بروز منگل فوت ہو گئے (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۷۲) ان کی وفات پر حضورؐ نے فرمایا لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۷ مطبوعہ مصر) کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ اور اس حدیث کے متعلق شہاب علی البیضاوی جلد ۷ صفحہ ۱۷۵ میں لکھا ہے۔

اَمَّا صِحَّةُ الْحَدِيْثِ فَلَا شُبْهَةَ فِيْهَا لِاَنَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَدَ وَغَيْرُهٗ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ۔ یعنی اس حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔ جیسا کہ ابن حجر نے ذکر کیا ہے۔ کہ اس حدیث کو ابن ماجہ کے علاوہ اور محدثین نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور امام مُلا علی قاریؒ نے موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ میں لکھا ہے۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے تو پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے تابع ہوتے۔ پس آیت خاتم النبیین کے نزول پر پانچ سال گذر جانے کے بعد حضورؐ کا یہ فرمانا ثابت کرتا ہے۔ کہ حضور نے آیت خاتم النبیین سے نبوت کو بکلی مسدود نہیں سمجھا۔ پھر حضور علیہ السلام نے آنے والے مسیحؑ کو نبی اللہ فرمایا۔ نیز فرمایا۔ کہ ابوبکر افضل هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيًّا۔ (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ ۴) کہ ابوبکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی نبی ہو۔ یعنی اگر امت میں سے کوئی نبی ہوا

تو وہ حضرت ابو بکرؓ سے افضل ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنیوالا نبی اسی امت میں سے ہونا چاہئے نہ کہ باہر سے۔

صحابہؓ کیا سمجھے؟

حضرت عائشہؓ کا مرتبہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ آپؓ قرآن مجید اور احادیث کے سمجھنے میں ید طولیٰ رکھتی تھیں۔ آپؓ فرماتی ہیں۔

قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبیّ بعدہٗ (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ وتکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضرت عائشہؓ کے اس قول سے ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ الفاظ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی سے یہ سمجھتے ہیں کہ آپؐ کے بعد بالکل کوئی نبی نہیں آسکتا وہ غلطی پر ہیں۔

سلف صالحین کیا سمجھے؟

(۱) مُلّا علی القاریؒ جو حنفی فرقہ کے ایک بڑے امام گذرے ہیں۔ اپنی کتاب موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ میں یہ لکھ کر کہ ابراہیم اور عمرؓ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے تو وہ دونوں آپؐ کے پیرو ہوتے۔ فرماتے ہیں۔

فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذ المعنیٰ انہٗ لا یاتی بعدہٗ نبیّ ینسخ ملّتہٗ ولم یکن من اُمّتہٖ کہ ابراہیم اور عمر کا نبی ہوجانا اللہ تعالےٰ کے قول خاتم النبیینؐ کے خلاف نہ ہوتا۔ کیونکہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی امت سے نہ ہو۔ اور آپؐ کی ملت اور شریعت کو منسوخ کرے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایسا نبی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متبع اور امتی ہو۔ اور آپؐ کی شریعت کو منسوخ نہ کرے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ آپؐ کے بعد آسکتا ہے۔ اور اس کا آنا خاتم النبیینؐ کے منافی اور مناقض نہیں ہے۔

(۲) مولانا جلال الدین رومیؒ مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

پیشہ اش اندر ظہور و در کمون
اھد قومی انھم لا یعلمون
بازگشتہ از دم او ہر دو باب
در دو عالم دعوتِ او مستجاب
بہر این خاتم شدہ است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت بَرد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشہ مبارک خلوت میں یہی تھا۔ کہ آپ خدا سے اپنی قوم کے لئے ہدایت طلب کرتے تھے۔ آپؐ کی تشریف آوری سے دین و دنیا کے دروازے کھل گئے۔ اور آپؐ کی دعا دونوں جہانوں میں قبول ہوئی۔ یعنی اس عالم میں بھی لوگوں کے لئے شفیع ٹھہرے اور آخرت میں بھی۔ پس اس روحانی فیضان کی سخاوت کی وجہ سے آپؐ خاتم ہوئے۔ نہ آپؐ کی مثل پہلے کوئی کامل انسان اور کامل مُنی روحانی فیض پہنچانے میں ہوا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ اے دوست جب کوئی شخص کسی صنعت میں دسترس حاصل کرکے کمال کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے۔ تو کیا تو اس کے متعلق یہ نہیں کہتا۔ کہ اس پر کاریگری ختم ہے۔

(۳) علامہ محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

(۴) حضرت امام محمد طاہر نے تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ میں حضرت اُم المؤمنین عائشہ کا قول نقل کرکے حدیث لا نبی بعدی کے یہ معنے کئے ہیں۔ اراد لا نبی ینسخ شرعہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے یہ مراد ہے۔ کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو حضور علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ بالفاظ دیگر حضور علیہ السلام کے بعد ایسے نبی کا آنا ممتنع نہیں جو حضور کا پیرو ہو۔

(۵) شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں۔

"وہ نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہوگئی۔ وہ تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس کوئی ایسی شریعت نہیں ہوگی۔ جو کہ شریعت محمدیہ کی ناسخ ہو اور نہ اب آپؐ کی شریعت میں کوئی حکم زائد ہوگا۔ اور یہی معنے حضور کے قول ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت (الحدیث) کے ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی۔ بلکہ جب بھی ہوگا۔ میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔"

(۶) علامہ السیّد شریف محمد بن رسول الحسینی البرزنجی ثم المدنی جن کا شمار مجدّدین میں کیا گیا ہے۔ اپنی کتاب الاشاعۃ لاشراط الساعۃ صفحہ ۲۲۶ میں مُلّا علی قاری کا یہ قول نقل فرماتے ہیں۔ واما حدیث لا وحی بعدی باطل لا اصل لہ نعم ورد لا نبی بعدی ومعناہ عند العلماء لا یحدث بعدہ نبی بشرع ینسخ شرعہ۔ یعنی یہ حدیث کہ میرے بعد وحی نہیں باطل اور بے اصل حدیث ہے۔ ہاں لا نبی بعدی آیا ہے۔ اور اس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی پیدا نہ ہوگا۔ جو ایسی شریعت لائے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت منسوخ ہوجائے۔

پس اس قسم کی نبوت حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہم مانتے ہیں۔ اس قسم کی نبوت کا اُمت محمدیہ میں پایا جانا قرآن مجید اور احادیث اور صحابہؓ اور سلف صالحین کے اقوال سے ثابت ہے۔ اور اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدیہ کی شان دوبالا ہوتی ہے۔ غرضیکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے جلیل المرتبت نبی ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا روحانی انعام ایسا نہیں ہے۔ جو پہلے کسی انسان پر ہوا۔ اور آپؐ کی امت میں آپؐ کی پیروی کی برکت سے نہ مل سکتا ہو۔ اور جو مفہوم خاتم النبیینؐ کا ہمارے مخالف پیش کرتے ہیں اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور امت محمدیہ کی تحقیر لازم آتی ہے۔

آخری نصیحت

دوستو! غور کرو۔ بدظنی اچھی چیز نہیں دشمنوں کی باتوں پر اعتبار کرکے اپنی عاقبت کو خراب کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ ہم زمین و آسمان کے خالق خدا کو جو دلوں کا حال جانتا ہے۔ اور جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ گواہ کرکے کہتے ہیں۔ کہ ہمارا کوئی عقیدہ خدا اور اسکے فرمودہ کے خلاف نہیں۔ ہم اس شخص کو ناپاک اور مردود سمجھتے ہیں۔ جو سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرے۔ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ جن پر ہمارے دشمن ناپاک سے ناپاک افترا اور بہتان باندھ کر جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں کو ان سے متنفر کر رہے ہیں۔ ان کی بعثت کا مقصد صرف یہی تھا۔ کہ:۔ خدا کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اسکا جلال چمکے۔ اس کا بول بالا ہو۔ اور یہ ثابت کیا جائے۔ کہ ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ واللہ علیٰ ما نقول شہید۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

دس مبلغین کی فوری ضرورت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی ممالک کے لئے دس مبلغین کا مطالبہ فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) میں تمام ایسے واقفین کو جنکو بلایا نہیں گیا۔ گو وہ اعلیٰ تعلیم نہ رکھتے ہوں۔ لیکن وہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ مبلغ کا کام سنبھال لیں گے۔ اس غرض کے لئے بلاتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ناموں سے ہمیں اطلاع دیں۔

(۲) اگر کوئی ایسے نوجوان ہوں۔ جو انٹرنس یا ایف اے پاس ہوں۔ لیکن وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ رکھتے ہوں۔ دینی امور سے واقفیت رکھتے ہوں۔ تو ایسے نوجوانوں کو بھی جلدی باہر بھیجا جاسکتا ہے۔

(۳) یہ وقت ہے کہ جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے اس کامیابی اور کامرانی کو حاصل کرسکتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں احمدیت کے لئے مقدر ہے۔

(۴) ہماری جماعت میں ابھی بہت سے نوجوان ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف نہیں کیں۔ اگر وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تو میرے نزدیک وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوسکتے ہیں۔

(۵) کتنے افسوس کی بات ہوگی کہ تبلیغ اسلام کے لئے دس آدمیوں کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی پوری نہ ہو۔ (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء) اسی طرح بیرون ہند میں مدرسین کی بھی ضرورت ہے جو ٹرینڈ S.A.V. ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف مذاہب سے فیصلہ کے طریق

خداوند تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو رب العالمین ہے۔ تمام جہان کی ہدایت کے لئے مامور و مرسل فرمایا۔ اور حضور پُرنور نے ہر قوم و مذہب و ملت اور ہر ملک کے مخالفین کے سامنے کئی ایک قسم کے طریق ہائے فیصلہ تحریر فرمائے۔ لیکن تاریکی کے فرزندوں نے کوئی طریق فیصلہ قبول نہ کیا۔ یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہٖ یستھزءون۔

حضور نے دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک رسالہ "آسمانی فیصلہ" تصنیف فرمایا۔ اس کے ٹائیٹل پیج پر لکھا:

"ھٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون

میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اور ان کے شاگرد بٹالوی کو جو مؤلف رسالہ ہذا صاحب کتاب ازالہ اوہام و توضیح مرام کو کافر اور دجال اور کذاب اور ملحد اور بے ایمان اور ملعون اور دور از رحمت رحمٰن ٹھیراتے ہیں۔ اور ایسا ہی ان کے تمام ہمخیال مولویوں۔ صوفیوں پیرزادوں۔ فقیروں سجادہ نشینوں کو آسمانی فیصلہ کی طرف دعوت" اور صلا پر لکھا:۔

"اب جاننا چاہیئے۔ کہ خداوند تعالےٰ نے قرآن کریم میں چار عظیم الشان آسمانی تائیدوں کا کامل متقیوں اور کامل مومنوں کے لئے وعدہ دیا ہے۔ اور وہی کامل مومن کی شناخت کے لئے کامل علامتیں ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) یہ کہ مومن کامل کو خدا تعالےٰ سے اکثر بشارتیں ملتی ہیں۔ یعنی پیش از وقوع خوشخبریاں جو اس کی مرادات یا اس کے دوستوں کے مطلوبات ہیں۔ اس کو بتلائی جاتی ہیں۔

(۲) یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے واسطے داروں سے متعلق ہوں۔ بلکہ جو کچھ دنیا میں قضاء و قدر نازل ہونے والی ہے۔ یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنیوالے ہیں۔ ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے۔

(۳) یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دی جاتی ہے۔

(۴) یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہیں۔ .... انہی چار علامتوں کے ساتھ مقابلہ ہونا چاہیئے۔ یعنی ان چاروں علامتوں کو ایک معیار ٹھیرا کر مقابلہ کے وقت دیکھا جائے۔ کہ اس معیار اور ترازو کی رو سے کون شخص پورا اترتا ہے۔ اور کس کی حالت میں کمی اور نقصان ہے۔ اب خلق اللہ گواہ رہے۔ کہ میں خالصتاً للہ اور اظہاراً للحق اس مقابلہ کو بدل و جان منظور کرتا ہوں۔ اور یہ سب کے سب مقابلہ سے مُنہ پھیر لیں۔ اور کچھ عذروں اور نامعقول بہانوں سے میری اس دعوت کے قبول کرنے سے منحرف ہو جائیں۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت ان پر تمام ہے۔ میں مامور ہوں اور فتح کی مجھے بشارت دی گئی ہے۔ لہٰذا میں حضرات مذکورہ بالا کو مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔ کوئی ہے جو میرے سامنے آئے؟ اور مقابلہ کے لئے احسن انتظام یہ ہے۔ کہ لاہور میں جو صدر مقام پنجاب ہے۔ اس امتحان کی غرض سے ایک انجمن مقرر کی جائے۔ اگر فریق مخالف اس تجویز کو پسند کرے۔ تو انجمن کے ممبر بتراضی فریقین مقرر کئے جائینگے۔ اور اختلاف کے وقت کثرت رائے کا لحاظ ہوگا۔ اور مناسب ہوگا۔ کہ چاروں علامتوں کی پورے طور پر آزمائش کے لئے فریقین ایک سال تک انجمن میں بقید تاریخ اپنی تحریرات بھیجتے رہیں۔ اور انجمن کی طرف سے بقید تاریخ مع تفصیل مضمون تحریرات موصول شدہ کی رسیدیں فریقین کو بھیجی جائینگی۔

کھلا کھلا فیصلہ کرنے کا طریق

آگے حضور نے چاروں علامتوں کی آزمائش کا طریق تحریر فرمایا ہے:۔

سو بھائیو۔ دیکھو یہ دعوت جس کی طرف میں میاں نذیر حسین صاحب اور ان کی جماعت کو بلاتا ہوں۔ یہ درحقیقت مجھ میں اور ان میں کھلا کھلا فیصلہ کرنے والا طریق ہے۔ سو میں اس راہ پر کھڑا ہوں۔ اب اگر ان علماء کی نظر میں ایسا ہی کافر اور دجال اور مفتری اور شیطان کا راہ زدہ ہوں۔ تو میرے مقابل پر انہیں کیوں تامل کرنا چاہیئے۔ کیا انہوں نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا۔ کہ عند المقابلہ نصرت الٰہی مومنوں کے ہی شامل حال ہوتی ہے۔"

آگے فرماتے ہیں:۔

اس تمام تقریر میں میں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ حق اور باطل میں کھلا کھلا فرق ظاہر کرنے کے لئے مقابلہ کی از حد ضرورت ہے۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔ میں نے حضرت شیخ الکل صاحب اور ان کے شاگردوں کی زبان درازیوں پر بہت صبر کیا۔ اور ستایا گیا۔ اور آپ کو روکتا رہا۔ اب میں مامور ہونے کی وجہ سے اس دعوت اللہ کی طرف شیخ الکل صاحب اور ان کی جماعت کو بلاتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اس نزاع کا خود فیصلہ کر دے گا۔ وہ دلوں کے خیالات کو جانچتا اور سینوں کے حالات کو پرکھتا ہے۔ اور کسی سے دل آزار زیادتی اور جہر بالسوء پسند نہیں کرتا۔ وہ لاپروا ہے۔ متقی وہی ہے جو اس سے ڈرے اور میری اس میں کیا کسر شان ہے۔ اگر کوئی مجھے کتا کہے۔ یا کافر اور دجال کر کے پکارے۔ درحقیقت حقیقی طور پر انسان کی کیا عزت ہے۔ صرف اس کے نور کے پرتوہ پڑنے سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ اگر وہ مجھ پر راضی نہیں۔ اور میں اس کی نگاہ میں برا ہوں۔ تو پھر کتے کی طرح کیا ہزار درجہ کتوں سے بدتر ہوں۔ ؎

گر خدا از بندۂ خوشنود نیست
ہیچ حیوانے چو او مردود نیست
گر سگِ نفسِ دنی را پروریم
از سگانِ کوچہ ہا ہم کمترین

لیکن افسوس آج ۵۵ سال ہو گئے۔ کوئی مقابل پر نہیں آیا۔

مشائخ و فقراء سے درخواست اور اس کے نتائج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "پنجاب اور ہندوستان کے مشائخ اور صلحاء اور اہل اللہ باصفا سے حضرت عزت اللہ جل شانہٗ کی قسم دیکر ایک درخواست کا اشتہار ۱۸۹۷ء میں شائع فرمایا۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۴۲-۱۴۹) جس میں حضور نے لکھا ہے۔

پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردانِ باصفا کی خدمت میں اللہ جل شانہٗ کی قسم دیکر التجا کی جاتی ہے۔ کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعویٰ کے بارے میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں۔ پھر اگر ان کے الہامات اور کشوف اور رؤیا صادقہ سے جو حلفاً شائع کریں۔ کثرت اس طرف نکلے۔ کہ گویا یہ عاجز کذاب اور مفتری ہے۔ تو بے شک تمام لوگ مجھے مردود۔ اور مخذول اور ملعون اور مفتری اور کذاب خیال کریں۔ اور جس قدر چاہیں لعنتیں بھیجیں ان کو کچھ بھی گناہ نہیں ہوگا۔ اور اس صورت میں ہر ایک ایماندار کو لازم ہوگا۔ کہ مجھ سے پرہیز کرے۔ اور اس تجویز سے بہت آسانی کے ساتھ مجھ پر اور میری جماعت پر وبال آجائے گا۔ لیکن اگر کشوف اور الہامات اور رؤیاء صادقہ کی کثرت اس طرف ہو۔ کہ یہ عاجز منجانب اللہ اور اپنے دعوے میں سچا ہے۔ تو پھر ہر ایک خدا ترس پر لازم ہوگا۔ کہ میری پیروی کرے۔ اور تکفیر اور تکذیب سے باز آوے۔ ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک شخص کو آخر ایک دن مرنا ہے۔ پس اگر حق کے قبول کرنے کے لئے اس دنیا میں کوئی ذلت بھی پیش آئے۔ تو وہ آخرت کی ذلت سے بہتر ہے۔ لہٰذا میں تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء پنجاب اور ہندوستان کو اللہ جلشانہٗ کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے نام پر گردن رکھ دینا سچے دینداروں کا کام ہے۔ کہ وہ میرے بارے میں جناب الٰہی میں کم سے کم ۲۱ روز توجہ کریں۔ یعنی اس صورت میں کہ اکیس روز سے پہلے کچھ معلوم نہ ہو سکے۔ اور خدا سے انکشاف اس حقیقت کا چاہیں۔ کہ میں کون ہوں؟ آیا کذاب ہوں یا منجانب اللہ۔ میں بار بار بزرگانِ دین کی خدمت میں اللہ جلشانہٗ کی قسم دے کر یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ ضرور ۲۱ روز تک اگر اس سے پہلے معلوم نہ ہو سکے۔ اس تفرقہ کے دور کرنے کے لئے دعا اور توجہ کریں۔ ...... لیکن ہر ایک صاحب جو میری نسبت کوئی رؤیاء یا کشف یا الہام لکھیں۔ ان پر ضروری طور پر واجب ہوگا۔ کہ وہ حلفاً اپنی دستخطی تحریر سے مجھ کو اطلاع دیں۔ تا ایسی تحریریں ایک جگہ جمع ہوتی جائیں۔ اور پھر حق کے طالبوں کے لئے شائع کی جائیں۔

حضور کے اس ارشاد گرامی کی طرف سینکڑوں اصحاب نے توجہ کی۔ (دیکھیں بشارات رحمانیہ از مولوی مبشر صاحب قادیان)

اخیر پر حضور لکھتے ہیں:۔ "اس تجویز سے انشاء اللہ بندگان خدا کو بہت فائدہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کے دل کثرت شواہد سے ایک طرف تسلی

پاکر فتنہ سے نجات پاجائیں گے۔ اور آثار نبویہ میں بھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ اول مہدی آخر الزمان کی تکفیر کی جائے گی۔ اور لوگ اس سے دشمنی کریں گے۔ اور نہایت درجہ بدگوئی سے پیش آئیں گے۔ اور آخر خدا تعالےٰ نیک بندوں کو اس کی سچائی کی نسبت بذریعہ رویاء و الہام وغیرہ اطلاع دی جائے گی۔ اور دوسرے آسمانی نشان بھی ظاہر ہوں گے۔ تب علماء وقت طوعاً و کرہاً اسکو قبول کرینگے۔

سو اے عزیزو اور بزرگو براے خدا عالم الغیب کی طرف توجہ کرو۔ آپ لوگوں کو اللہ جلشانہ کی قسم ہے۔ کہ میرے اس سوال کو مان لو۔ اس قدیر ذوالجلال کی تمہیں سوگند ہے۔ کہ اس عاجز کی یہ درخواست رد مت کرو۔ ؎

عزیزاں سے دہم صد بار سوگند
بروئے حضرت دادار سوگند
کہ در کارم جواب از حق بجوئید
بمحبوب دل ابرار سوگند

هذا ما اردنا لازالة الدجى

صداقت کے متلاشی اور حق پسند اصحاب کو اب بھی اسی طریق سے کام لینا چاہیئے۔

عیسائیوں کے لئے انعام

تبلیغ رسالت جلد ششم ص۱۲ حضور رضنے تحریر فرمایا۔ "میرا یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ یسوع کی پیشگوئی کی نسبت میری پیشگوئیاں اور میرے نشان زیادہ ثابت ہیں۔ اگر کوئی پادری میری پیشگوئیوں اور میرے نشانوں کی نسبت یسوع کی پیشگوئیاں اور نشان ثبوت کے رو سے قوی تر دکھلا سکے۔ تو میں اس کو ایک ہزار روپیہ نقد دوں گا۔"

میں سچ سچ اور حلفاً کہتا ہوں۔ کہ اس میں تخلف نہیں ہوگا۔ میں ایسے ثالث کے پاس یہ روپیہ جمع کرا سکتا ہوں۔ جس پر فریقین کو اطمینان ہو۔ الراقم عیسائی صاحبوں کا دلی خیرخواہ میرزا غلام احمد قادیانی ۲۸ر جنوری ۱۸۹۷ء۔ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹۶-۹۷۔

حضرت بابا نانک کے متعلق فیصلہ کا اعلان

حضرت بابا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر سردار راج اندر سنگھ صاحب کو طریق فیصلہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"وہ طریق جس کی رو سے اس وقت آپ پر خدا کی حجت پوری کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ آپ کا دعویٰ ہے۔ کہ بابا نانک صاحب مسلمان نہیں تھے۔ اور میں کہتا ہوں۔ کہ در حقیقت وہ مسلمان تھے۔ اور جیسا کہ بالا کی جنم ساکھی میں لکھا ہے۔ در حقیقت **چولا جو اب ڈیرہ نانک میں موجود ہے۔ بابا نانک صاحب کا چولا تھا۔** جو ان کے مذہب کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جو لوگ عزت جو اب کی جاتی ہے۔ در حقیقت یہ پرانی عزت ہے۔ جو بابا صاحب سے شروع ہوئی۔ (۲) آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ نعوذ باللہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدکار اور فاسق انسان تھے۔ اور بابا صاحب آنجناب سے بیزار تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا کرتے تھے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ بلکہ یہ باتیں اس وقت گرنتھوں میں ملائی گئی ہیں۔ جبکہ سکھ مذہب میں بہت سا تعصب داخل ہو گیا تھا۔ ورنہ بابا صاحب در حقیقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فدا تھے۔ اب فیصلہ اس طرح پر ہو سکتا ہے۔ کہ اگر آپ اپنے اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں۔ تو ایک مجلس عام میں اس مضمون کی قسم کھاویں۔ کہ در حقیقت بابا نانک صاحب دین اسلام سے بیزار تھے۔ اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کو برا سمجھتے تھے۔ اور نیز در حقیقت پیغمبر اسلام نعوذ باللہ فاسق اور بدکار تھے۔ اور خدا کے سچے نبی نہیں تھے۔ اور اگر یہ دونوں باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ تو اے قادر کرتار مجھے ایک سال تک اس گستاخی کی سخت سزا دے۔ اور ہم آپ کی اس قسم پر پانسو ۵۰۰ روپیہ ایک جگہ پر جہاں آپ کو اطمینان ہو۔ جمع کرا دیتے ہیں۔ پس اگر آپ در حقیقت سچے ہوں گے۔ تو سال کے عرصہ تک آپ کے ایک بال کا نقصان بھی نہیں ہوگی۔ بلکہ مفت پانسو روپیہ آپ کو ملے گا۔ اور ہماری ذلت اور روسیاہی ہوگی۔ اور اگر آپ پر کوئی عذاب نازل ہو گیا۔ تو تمام سکھ صاحبان درست ہو جائینگے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ سکھ صاحبوں کو اسلام سے ایک مناسبت ہے۔ جو ہندوؤں کو نہیں۔ اور وہ جلد آسمانی نشان کو سمجھ لیں گے۔ آپ لوگ ہندوؤں کی طرح بزدل نہیں۔ بلکہ ایک بہادر قوم ہیں۔ اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ آپ اس طریق فیصلہ کو ضرور قبول کر لینگے۔ اول ایک اخبار میں حسب بیان مذکورہ بالا چھپوانا ہوگا۔ کہ میں ایسی قسم کھانے کے لئے تیار ہوں ...... اگر اب بھی آپ میدان میں نہ آئیں۔ اور حسب تصریح بالا قسم نہ کھائیں۔ اور کمینہ بہانے پیش کریں۔ تو تمام دنیا گواہ رہے۔ کہ ان چند سطور کے ساتھ آپ کے رسالہ کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا۔"........

المشتھر میرزا غلام احمد قادیانی ۱۸ر اپریل ۱۸۹۷ء

یہ اشتہار دیئے قریباً نصف صدی گزر گئی لیکن کوئی مرد میدان نہ بنا۔ اب بھی موقعہ ہے۔ مگر امید نہیں۔ کہ کوئی میدان میں آئے۔

تبلیغ رسالت حصہ چہارم ص $\frac{58}{64}$

جلسہ مذاہب منعقد کرنے کی تجویز

"......خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ تمام قوموں کو ایک قوم بنا دے۔ سو یہ بات بالکل سچ ہے۔ کہ اگر ان تمام مسائل کو احقاق حق کے لئے احسن طور پر استعمال میں لایا جاوے۔ اور تمام قوموں کے اکابر دین اور صاحبان معرفت نیک نیتی سے حق کے ظاہر ہونے کے لئے ایک جگہ مل کر کوشش اور تعصبات سے دور ہو کر بھائیوں کی طرح باہمی اتفاق سے اپنے اپنے دین اور کتاب کی خوبیاں آہستگی اور ٹھنڈے دل سے ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ کہ اس اتفاق کی برکت سے سچے مذہب کے انوار لوگوں پر ظاہر ہو جاویں......لہذا اللہ تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ اس کام کے انجام دینے کے لئے ایک مہذبانہ جلسہ مذاہب متفرقہ کا اسی جگہ یعنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں انعقاد پا دے۔ اور اس جلسہ کے متعلق جو قواعد ہیں۔ جن کی پابندی ہر ایک فریق کو ضروری ہوگی۔ بتفصیل ذیل ہیں:۔

(۱) یہ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اس جلسہ پر ہر ایک قوم کے اکابر علماء دین سے ایک نامی فاضل تشریف لاویں۔ یعنی موسوی مذہب کا ایک فاضل۔ اور عیسائی مذہب کا ایک فاضل اور آریہ مذہب کا ایک فاضل۔ اور مجوسی اور برہمو اور جین اور بدھ اور سناتن دھرم کا ایک ایک فاضل۔ اور دہریوں میں سے ایک فلاسفر۔ اور ہماری طرف سے ہم۔

(۲) یہ کہ بزرگان مذاہب کا تعہد مہمانداری اخیر تک ہمارے ذمہ رہے گا۔ اور وہ پاک چیزیں جن پر شرع اور تہذیب کا اعتراض نہ ہو۔ ہر ایک فریق کے مذہب کے موافق ان کے لئے میسر کر دی جاویں گی۔

(۳) یہ کہ ان بزرگوں کی آمد و رفت کا کرایہ اگر وہ آپ ادا کرنے میں خوشی ظاہر نہ کریں۔ تو ہمیں دینا ہوگا......

(۴) یہ کہ فرد کش ہونے کے مکانات کا کرایہ بھی ہمارے ذمہ ہوگا۔ اور اس کا تمام انتظام بھی جو رہنے کے لئے کافی ہو۔ ہمیں ہی کرنا ہوگا۔

(۵) یہ کہ جلسہ برابر ایک ماہ تک رہے گا۔ اور مہینہ کے تیس دن تمام تقریر کرنے والوں میں مساوی طور پر تقسیم کئے جائینگے.........

(۶) ہر ایک صاحب کی تقریر کرنے کی ترتیب یہ ہوگی۔ کہ جن صاحبوں کو اپنے مذہب کے اول ہونے کا دعویٰ ہو..... جیسے آریہ صاحبان۔ یہی صاحب پہلے دن تقریر کرینگے۔ اور دوسرے دن جو دوسرے درجہ پر باعتبار زمانہ کتاب علیٰ ہذا القیاس......

(۷) ہر ایک تقریر کرنے والا دوسرے مذہب کا ذکر ہرگز نہیں کریگا بلکہ صرف اپنے مذہب اور اپنے اصول کی خوبیاں بیان کریگا۔

(۸) مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے وقت یہ ضروری ہوگا۔ کہ بیان کرنے والا سب سے پہلے اس طریق معرفت کو بیان کرے جو خدا تعالیٰ کے اقرار یا انکار کی نسبت اس کو معلوم ہے۔ اور مذہب کی ضرورت اور انسان کی نجات ان وسائل پر کیوں موقوف ہے......مگر کسی مذہب کی تحقیر اور توہین سے قطعاً پرہیز کرنا ہوگا۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ ہر ایک پابند کتاب جو جو خوبی اپنے مذہب کی بیان کرتا ہے۔ وہ سب خوبیاں اپنی الہامی کتاب کی اصل زبان سے معہ پورے پتہ اور نشان کے پیش کرے.......

(۹) یہ کہ ہر ایک قوم میں سے ایسا فاضل منتخب ہو کر آنا چاہیئے۔ جو اپنی الہامی کتاب پر نظر رکھتا ہو۔ اور فی الواقعہ اسکو اس کتاب کا علم بھی ہو۔ جس کتاب کی حمایت میں وہ کلام کرتا ہے......

(۱۰) یہ یاد رہے۔ کہ یہ تمام تحریریں جو سنائی جائینگی۔ اردو میں ہونگی۔ اور الہامی کتابوں کی اصل عبارتیں اصل زبان میں لکھ کر اردو میں ان کا ترجمہ ہوگا۔

(۱۱) کوئی صاحب تقریر کرنیوالوں میں سے مجاز نہ ہوگا کہ بغیر تحریر کے زبانی تقریر کریں۔ ایسی تحریر جو خوشخط اردو میں اور اردو کے دستخط میں لکھی ہوئی ہوگی۔ اور نیچے اس کے پورے پتہ کے ساتھ ان کے دستخط ہونگے۔

(۱۲) یہ کہ جس صاحب کی کوئی تحریر قواعد منضبط بالا کی رو سے نہ ہو۔ وہ کسی تقریر کے مجاز نہ ہونگے۔

(۱۳) یہ بات ہمارے ذمہ ہوگی۔ ان تمام تقریروں کو چھاپ کر ایک جلد میں شائع کر دیں۔

(۱۴) ہر ایک صاحب جو جلسہ مذاہب میں تقریر کرنے کی غرض سے شامل ہونا چاہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ ہم کو اپنے اس ارادہ کی اطلاع دے دیں۔

(۱۵) جب یہ تصفیہ ہو چکے گا۔ کہ مذہبی تقریروں کے لئے فلاں فلاں صاحب مقرر ہوئے۔ تو پھر ایک دوسرے اشتہار سے اس جلسہ کی تاریخ کو شائع کیا جائیگا۔ طالب حق پر لازم ہے۔ کہ ان کو بار بار سوچے

اور خدا تعالےٰ سے دعا مانگے۔ تا وہ چھپی ہوئی حقیقتیں اس پر ظاہر کرے۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی ۲۹ دسمبر ۱۸۹۵ء

کاش تمام مذاہب کے پیرو اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کرنے پر آمادہ ہوں۔ تا حق و صداقت کے متلاشی فیصلہ کر سکیں۔ کہ دنیا میں کونسا مذہب سچا اور سب سے اعلیٰ اور مکمل ہے۔

یورپ اور امریکہ پر اتمام حجت

مکتوبات احمدیہ جلد سوم صـ۱۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈوئی کے نام دوسرا خط لکھا۔ جس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا اس لئے حضور نے اعلان عام کے طور پر ایک فیصلہ کا اعلان فرما دیا۔ چنانچہ لکھا۔

"میرے لئے خدا کی ہزارہا گواہیاں ہیں جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔ مگر منجملہ ان کے ایک یہ بھی گواہی ہے۔ کہ یہ دلیر دروغ گو یعنی پگٹ جس نے خدا ہونے کا لنڈن میں دعویٰ کیا ہے۔ وہ میری آنکھوں کے سامنے نیست و نابود ہو جائے گا۔ دوسری یہ گواہی ہے۔ کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا۔ اور صراحتاً یا اشارتاً میرے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دیگا۔ یہ دو نشان ہیں۔ جو یورپ اور امریکہ کے لئے خاص کئے گئے ہیں۔ کاش وہ ان پر غور کریں۔ اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔...... اس لئے میں آج کی تاریخ جو ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء ہے اس کو پورے سات ماہ کی اور مہلت دیتا ہوں۔ اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آگیا۔ اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی میں نے تجویز کی ہے جس کو میں شائع کر چکا ہوں اس تجویز کو پورے طور پر منظور کر کے اپنے اخبار میں عام اشتہار دے دیا۔ تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی۔ کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔ میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں۔ اور وہ جیسا کہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے۔ جو میری نسبت گویا ایک بچہ ہے۔ لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلہ سے بھاگ گیا۔ تو دیکھو آج میں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اس کا بھی شکست کی صورت سمجھی جائے گی ...... پس یقین سمجھو کہ اس کے صیہون پر جلد ایک آفت آنے والی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اس کو پکڑ لے گی۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا۔ اور ظاہر ہوتا رہے گا۔ یہ فیصلہ جلد کر۔ کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے دور جا پڑے ہیں۔ سو اے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر۔ جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر۔ کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے۔ کسی انسان کے خون میں نجات نہیں ...... اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں۔ سو میرا بہشت مجھے عطا کر۔ اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے۔ کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے۔ اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔ آمین ثم آمین"

غور فرمائیے۔ آج یورپ اور امریکہ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ پگٹ اور ڈوئی تباہ و برباد ہو گئے۔ ان کا اور ان کے ساتھیوں کا کہیں نام و نشان تک نہیں ملتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

توفّی کے لفظ کی نسبت چیلنج

تمام علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے سلسلہ میں یہ چیلنج دیا۔

"اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے۔ کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے۔ یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جلشانہ، کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا۔ اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔ ایسا ہی اگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یا کوئی ان کا ہمخیال یہ ثابت کر دیوے کہ الدجال کا لفظ جو بخاری اور مسلم میں آیا ہے۔ بجز دجال معہود کے کسی اور دجال کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ تو مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں ایسے شخص کو بھی جس طرح ممکن ہو۔ ہزار روپیہ نقد بطور تاوان کے دے دوں گا۔ چاہیں تو مجھ سے رجسٹری کرا لیں۔ یا تمسک لکھا لیں۔...... ایسا ہی اگر کوئی یہ ثابت کر دکھاوے۔ کہ قرآن کریم کی وہ آیتیں اور احادیث جو یہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ کوئی مردہ دنیا میں واپس نہیں آئے گا۔ قطعیۃ الدلالت نہیں۔ اور نیز بجائے لفظ موت اور اماتت کے جو متعدد المعنے ہے۔ اور نیند اور بے ہوشی اور کفر اور ضلالت اور قریب الموت ہونے کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ توفّی کا لفظ کہیں دکھلا دے۔ مثلاً یہ کہ توفاہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ تو ایسے شخص کو بھی بلا توقف ہزار روپیہ نقد دیا جائیگا۔"

احقر العباد محمد ابراہیم مجاہد اٹلی از لنڈن

اخبار احمدیہ

اعزاز چودہری نذیر احمد صاحب آف طالب پور بھنگواں نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع گورداسپور معالحتی قرضہ بورڈ ضلع گورداسپور کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ اعزاز چودہری صاحب موصوف ان کے عزیزوں دوستوں اور جماعت احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ آمین

درخواست ہائے دعا (۱) منشی فتح محمد صاحب جالندھر چھاؤنی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲) بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی خود اور ان کا بچہ بیمار ہیں۔ (۳) اہلیہ صاحبہ بابو محمد یونس صاحب دہلی بیمار ہیں۔ (۴) یوسف خان صاحب قادیان کی بچی بیمار ہے۔ (۵) طلباء جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۶) سید اعجاز احمد صاحب قادیان کی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۷) غلام قادر صاحب سکندر آباد دکن کا لڑکا نذیر احمد بیمار ہے (۸) ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی قادیان کی اہلیہ صاحبہ اور بچہ بیمار ہیں۔ (۹) ماسٹر مولا داد صاحب قادیان کی بچی بعارضہ میعادی تپ بیمار ہے۔ (۱۰) محمد عثمان صاحب انور جالندہری برما صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اور بخیریت واپسی کے خواہاں ہیں (۱۱) ماسٹر محمد سعید صاحب چنیوٹی دہلی میں بیمار ہیں۔ بابو عبدالرحیم صاحب نوشہروی بیمار ہیں۔ احباب سب کیلئے دعا کریں۔

ولادت (۱) ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی قادیان کے ہاں ۱۸ رفروری کو لڑکا تولد ہوا۔ (۲) حسن محمد خان صاحب عارف بی۔ اے نائب ناظم تجارت قادیان کے ہاں ۸ رفروری کو لڑکا تولد ہوا۔ (۳) چودہری فیض عالم صاحب شملہ کے برادر اصغر راجہ حکم داد خان صاحب چیف پٹی آفیسر رائل انڈین نیوی کے ہاں ۶ رفروری کو دوسرا فرزند تولد ہوا۔ (۴) عبدالستار صاحب قمر اجنالوی گنج مغلپورہ کے ہاں ۱۱ رفروری کو فرزند پیدا ہوا۔ نام معین الدین رکھا گیا۔ (۵) مشتاق احمد صاحب چونڈہ کی ہمشیرہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے ہاں ۴ رفروری کو لڑکا پیدا ہوا۔ نام ناصر احمد رکھا گیا۔ (۶) محمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ تہال گجرات کو اللہ تعالےٰ نے پوتا عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً صلیبی موت سے بچائے گئے

(۴)

جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنے والے انہیں کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے جہاں دیگر فقیہہ اور فریسی وغیرہ جمع تھے۔ سردار کاہن یعنی کائفا اور دوسرے یہودی علماء مسیح کو مار ڈالنے کے لئے اس کے خلاف جھوٹی گواہی اور الزامات اور بہانے ڈھونڈنے لگے۔ تا کسی طرح مسیح پر فرد جرم پکا ہو جائے۔ اور پھر اس کو صلیب پر کھینچا جائے۔ اور جب یہ صلیب پر فوت ہو جائے گا۔ تو پھر اس کے تقدس پاکیزگی نبوت اور خدا کا پیارا ہونے کے دعوے خود بخود باطل ہو جائیں گے۔ کیونکہ کتاب مقدس میں لکھا ہے "جو بھی کاٹھ پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہوتا ہے"۔

(استثناء باب ۲۱)

ان لوگوں کی حجت بازی اور شرارت دیکھ کر حضرت مسیح نے ایک پیشگوئی فرمائی۔ جو اپنے متعلق اور کائفا نام سردار کاہن کے متعلق تھی اور وہ یہ تھی "اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے" (متی ۲۶/۶۴)

اس میں حضرت مسیح نے جن کو عیسائی خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا قرار دیتے ہیں۔ اپنی زبان سے دو وعدے فرمائے ہیں۔ (۱) یہ کہ تم (کائفا سردار کاہن) ابن آدم (مسیح) کو قادر مطلق خدا کی داہنی طرف بیٹھے ہوئے دیکھو گے۔ (۲) یہ کہ ابن آدم یعنی مسیح کو بادلوں پر سے آتے دیکھو گے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ دونوں وعدے پورے ہوئے۔ کیا کائفا نے یسوع مسیح کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے دیکھا اور کیا کائفا نے بادلوں پر سے آتے دیکھا۔

انجیل شریف میں اور تاریخ یہود۔ عیسائی اور رومی اس کے متعلق خاموش ہیں۔ نہ تو کائفا کے متعلق کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ اس نے مسیح کو خدا کے دائیں طرف بیٹھے دیکھا۔ نہ یہ کہ بادلوں پر سے آتے دیکھا۔ اور دیکھ کس طرح سکتا تھا۔ بلکہ آج کے دن تک خود مسیحی آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ کائفا اپنی موت تک عیسائی مذہب کے خلاف رہا۔ جو قطعی ثبوت اس امر کا ہے کہ پیشگوئی کا یہ حصہ۔ کہ اے کائفا تو مجھے قادر مطلق کی دائیں طرف بیٹھا دیکھے گا۔ ہرگز پورا نہیں ہوا۔ اور اس کی کوئی معقول تاویل عیسائی صاحبان نہیں کر سکتے۔ اب اگر یسوع مسیح آ بھی جائیں تو کیا فائدہ کیونکہ کائفا ان کو دیکھ نہیں سکے گا۔ حالانکہ کہا یہ گیا تھا۔ کہ کائفا مسیح کو بادلوں سے آتا دیکھے گا۔

غرض یہ پیشگوئی بالکل غلط ثابت ہوئی۔ اور جب یسوع مسیح کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ اس کے متعلق عیسائی صاحبان کا یہ کہنا کہ کسی نہ کسی رنگ میں پوری ہو گئی ہے۔ جسے ہم لوگ سمجھ نہیں سکتے مضحکہ خیز ہے۔ پھر اگر یہ فرض بھی کر لیں۔ کہ اگر پیشگوئی پوری ہو گئی۔ تو مسیح کبھی فوت ہو چکے کیونکہ پیشگوئی کے پورے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ گویا مسیح ناصری کائفا کی زندگی میں ہی آسمان پر گیا۔ اور کائفا کی زندگی میں ہی واپس بادلوں سے آ گیا۔ اور زمین پر فوت ہو گیا۔ جس سے قصہ ختم ہو گیا۔ اب ۲۰۰۰ سال۔ سے کس کا انتظار ہے۔ اگر اب مسیح ناصری کے آنے کا خیال یا عقیدہ رکھا جائے تو انجیل کی پیشگوئیاں ایک تمسخر اور ٹھٹھا بن جاتی ہیں۔ اور مسیح کی اپنی پوزیشن بڑی خطرناک ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ بات واضح ہے۔ کہ مسیح بہر حال خدا کا صادق نبی تھا۔ اس کی بات جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ پس اس کی پیشگوئی پوری ہوئی اور ہونا چاہیئے تھی۔ کائفا کے زمانہ میں ہی پیشگوئی کے ہر دو حصہ پورے ہو گئے۔ اور مسیح زمین پر کہیں فوت ہو گئے۔ چنانچہ ان کی قبر محلہ خانیار شہر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ جو یوز آسف نبی یا شہزادہ نبی کی قبر کے نام سے مشہور ہے۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ یہودی چاہتے تھے کہ اگر یسوع سچا نبی ہے تو صلیب سے بچ جائیگا۔ اور اگر نہ بچا اور صلیب پر ہی مر گیا۔ تو نعوذ باللہ کاذب ہو گا۔ اور کاذب دائیں طرف قادر مطلق کے روحانی طور پر نہیں بیٹھ سکتا کیونکہ ایسے انسان کی روح دوزخ کو جاتی ہے۔ مگر خدا کے مسیح نے فرمایا۔ نہیں میرا خدا قادر مطلق ہے۔ وہ مجھے اپنی قدرت سے صلیبی موت سے لے

مختلف مقامات میں ـــــ "یوم مصلح موعود" کے جلسے

قصور

امیر صاحب جماعت احمدیہ قصور لکھتے ہیں۔ ۲۰ فروری کو بعد نماز عشاء جلسہ مصلح موعود سنٹرل فلور ملز قصور میں زیر اہتمام انجمن احمدیہ قصور منعقد ہوا۔ فرش اور روشنی کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ حاضری کافی تھی۔ مولوی عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر مفصل روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ مولوی احمد علی صاحب آف راجہ جنگ نے تقریر کی۔ جلسہ بخیر و خوبی دعا کے بعد سوا گیارہ بجے شب ختم ہوا۔

گوجرانوالہ

دین محمد صاحب صابر سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔ ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب میر محمد بخش صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ یوم مصلح موعود منایا گیا۔ غیر مبایعین اور دیگر مذاہب کے معتقدین کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ تلاوت قرآن کریم حکیم کرم الہٰی صاحب نے کی۔ منیر الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ تلاوت و نظم کے بعد شیخ صاحبدین صاحب نے ظہور مصلح موعود پر تقریر کی۔ اور عبد القدیر صاحب نے رسالہ فرقان سے نظم پڑھی۔ بعد ازاں پیشگوئی مصلح موعود اور غیر مبایعین کے موضوع پر ملک محمد افضل صاحب نے ۳۰ منٹ تقریر کی بعد ازاں صاحب صدر نے پیشگوئی مصلح موعود پر پُر زور اور مدلل اور پُر از معلومات لیکچر دیا۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ بعد ازاں حکیم کرم الہٰی صاحب نے "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا" پر تقریر کی۔ جلسہ ۹ بجے شب دعا پر ختم ہوا۔

جالندھر چھاؤنی

حکیم تقبیر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی لکھتے ہیں۔ ۲۰ فروری کو نماز مغرب کے بعد مکان انجمن احمدیہ جالندھر چھاؤنی میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی شان مبارک میں جلسہ ہوا۔ جس میں مقامی اصحاب کے علاوہ کنگ جارج سکول کے احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ چار اصحاب نے مختلف مضامین پر لیکچر دیئے۔ جلسہ اڑھائی گھنٹہ کے بعد برخاست ہوا۔

دینا پور ضلع ملتان

محمد اسلم صاحب دینا پور سے لکھتے ہیں۔ ۲۰ فروری کو مصلح موعود کا دن منایا گیا۔ بیرونی اصحاب کو بھی جلسہ میں مدعو کیا گیا۔ شیخ محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ نے حضرت مصلح موعود کی شان کے متعلق مفصل و مکمل تقریر کی اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

ہیزم ضلع ہوشیار پور

مولوی روشن الدین صاحب مولوی فاضل مبلغ لکھتے ہیں۔ مورخہ ۲۰ فروری کو موضع ہیزم میں یوم مصلح موعود مناتے ہوئے زیر صدارت مرزا حسام الدین صاحب لکھنوی دو گھنٹہ تک جلسہ کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد چوہدری عنایت محمد صاحب دیہاتی مبلغ نے مختصر سی تقریر کی۔ بعد ازاں جناب صدر نے اور خاکسار نے بھی تقریریں کیں جن میں پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی۔ حاضری کافی تھی۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اصحاب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

جمشید پور

محمد سلیمان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ جمشید پور لکھتے ہیں۔ مصلح موعود کا جلسہ ۲۰ فروری کو چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت کے مکان پر منعقد ہوا۔ چوہدری صاحب موصوف نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ حاضری کافی تھی۔ غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہوئے اور اچھا اثر لے کر گئے۔

سیالکوٹ

چوہدری اللہ دتہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ یوم مصلح موعود ۲۰ فروری کو احمدیہ جلسہ گاہ کے کھلے میدان میں خدا کے فضل کے ماتحت بڑی شان کے ساتھ منایا گیا۔ مرکز سے مولوی چراغ الدین صاحب۔ اور گیانی واحد حسین صاحب تشریف لائے تھے۔ جلسہ ۴½ بجے سے ۶½ بجے شام تک رہا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مرکزی مبلغین کے علاوہ جناب سید امجد علی شاہ صاحب اور خورشید احمد صاحب بی۔ اے نے بھی تقاریر کیں۔ تمام تقاریر سکون کے ساتھ سنی گئیں۔ اور جلسہ بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔

لے بچائے گا۔ اور میرا سچا ہونا ثابت کرے گا۔ گویا میں روحانی طور پر دائیں طرف والے لوگوں میں ہوں گا۔ اور مجھے بادلوں میں سے آتے دیکھو گے۔ یعنی میرا آسمانی ہونا ثابت ہو جائیگا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر مسیح کی صداقت واضح فرما دی۔ گویا مصلوب اور ملعون مسیح کو آ کر خدا کی دائیں طرف بٹھا دیا۔

محمد اشرف واقف زندگی

جہلم

ملک محمد اسحاق صاحب سیکرٹری تبلیغ جہلم سے لکھتے ہیں۔ ۲۰ فروری کو جلسہ مصلح موعود منایا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر جناب سید زمان شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں جناب مولوی عبدالکریم صاحب فاضل جہلمی نے مصلح موعود کی پیشگوئی اور نشانات پر مفصل طور پر تقریر کی۔ جلسہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔

نیترنگ

ملک امام الدین صاحب لکھتے ہیں آج ۲۰ فروری کو ریاست راج پیلا سٹیشن نیترنگ میں جو چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھرا پڑا ہے۔ یوم المصلح الموعود منایا گیا۔ اور تمام بیوپاریوں۔ دوکانداروں اور ٹھیکیداروں کو دعوت دی گئی۔ جو سب تشریف لائے۔ ۵ بجے شام جلسہ کی کارروائی ملک محمد شفیع صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی ملک عبدالغنی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی بعد ازاں ملک حسن محمد صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ٹی پارٹی دی گئی۔ بعد دعا یہ تقریب ختم ہوئی۔

گجرات

محمد اشرف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گجرات لکھتے ہیں۔ ۲۰ فروری کو گجرات میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ عصر کے بعد مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ زیر صدارت جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی امیر جماعت احمدیہ گجرات منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر شرح و بسط کے ساتھ مدلل پیرایہ میں تقریر کی عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا جماعت کے احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی اصحاب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

کریام ضلع جالندھر

عبدالغنی صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کریام لکھتے ہیں ۲۰ فروری کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کریام میں چوہدری نور خان صاحب کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم چوہدری [illegible] بخیر ظاہر ہوئی تھیں۔ بعد میں صاحب صدر نے مختصر سی تقریر کی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

ظہور الدین احمد صاحب نے کی۔ اور نظم محمد عبدالحق صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے تفصیلی حالات بیان کئے احمدیوں کے علاوہ کئی غیر احمدی بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ کارروائی مکمل ہونے پر یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ احمد آباد (گھٹیالیاں)

محترمہ امۃ الرحمن سلیمہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ احمد آباد (گھٹیالیاں) لکھتی ہیں ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر زیر صدارت محترمہ زینب بی بی صاحبہ ہیڈ معلمہ احمدیہ پرائمری گرلز سکول جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد جو غلام فاطمہ صاحبہ نے کی۔ صدر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود بیان کر کے اس کا پورا ہونا ثابت کیا۔ محترمہ سیدہ سعیدہ صاحبہ نے بھی اس موضوع پر تقریر کی۔

مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

غلام محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ لکھتے ہیں۔ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود منانے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد چوہدری ولایت محمد صاحب طاہر واقف زندگی نے پیشگوئی مصلح موعود پر مفصل و مدلل تقریر کی۔ بعد میں خاکسار نے مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی خلافت بابرکات اور جماعت احمدیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ بالآخر تمام حاضرین نے دعا کی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

سید ولایت شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں بیس فروری کو "یوم مصلح موعود" کی تقریب پر سید سردار شاہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے قریباً دو گھنٹہ تک پیشگوئی مصلح موعود اور ظہور مصلح موعود کے موضوع پر مفصل تقریر کی اور تقریر کے خاتمہ پر جماعت کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جو حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے زمانہ میں [illegible]

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ کسی کو اگر کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۱۸۱ :۔ منکہ خورشید احمد بھوئیاں ولد عبدالغفور صاحب بھوئیاں قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کردر۔ ڈاکخانہ باسودیوپ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ۱۵۴/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کمی بیشی آمد کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ خورشید احمد بھوئیاں بحروف انگریزی۔ گواہ شد:۔ عبدالحق۔ گواہ شد سید اعجاز احمد مولوی فاضل۔

نمبر ۹۲۲۴ :۔ منکہ نورالحق ولد سید تمیز الدین احمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت و زراعت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن شوابل ڈاکخانہ خاص ضلع چٹاگانگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ بمقام دہرہ نگر علاقہ سرہوا اسٹیٹ میں ایک مکان خام ہے۔ جو ایک گانی زمین پر واقع ہے قیمت ۱۰۰/- ہوگی۔ علاوہ اس کے اور ایک مکان خام موضع شوابل میں ہے جو پانچ گنڈا زمین پر ہے۔ قیمت ۵۰/- روپے ہوگی۔ اور زرعی زمین آٹھ کانی موضع شوابل اور موضع ہاروا اڑی اور موضع بارماشیا اور موضع شوبھن سٹری قیمت ۱۷۵۰/- روپے ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۴۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ سید محمد نورالحق

ہیڈ مولوی ہائی سکول دہرم نگر۔ گواہ شد۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد سید محمد شمس العالم دہرم نگر۔

نمبر ۹۱۹۷ :۔ منکہ شاہزادہ بیگم بنت چوہدری نذیر حسین صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دوسہم کاہلوں ڈاکخانہ نابینو رسیدل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے دس روپے جیب خرچ میرے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ شہزادہ بیگم فائنل ایئر سٹوڈنٹ میڈیکل کالج امرتسر گواہ شد۔ نذیر حسین والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ حفیظ احمد برادر موصیہ۔

نمبر ۹۲۰۵ :۔ منکہ عائشہ بی بی زوجہ میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن موضع ستواڑہ حال دارالفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ عرصہ چار سال سے ہجرت کر کے قادیان آگئی ہوں کھانا لنگر سے حضرت ام المومنین کی ذرہ نوازی سے مل جاتا ہے صدقہ و خیرات کے ذریعہ ۵/- روپیہ کے قریب مجھے مخیر احباب کی طرف سے مدد مل جاتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ عائشہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل سیالکوٹی۔ گواہ شد:۔ عبداللہ خان ڈنٹل سرجن۔ دارالفضل

نمبر ۹۲۱۶ : منکہ فتح بی بی بیوہ امام دین صاحب قوم جٹ لبسرا عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چک ۹۶ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی بالیاں وزنی ۲ تولے۔ کنٹھہ طلائی ۴ تولے کی اس کے علاوہ میرے لڑکے غلام محی الدین صاحب نے سالانہ گزارہ کے لئے بیس من گندم پختہ دینا کیا ہوا ہے۔ ان ہر دو یعنی آمد اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی اسکی اطلاع دیتی رہونگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ: فتح بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

طیبہ عجائب گھر قادیان کی اعلیٰ درجہ کی معجونیں

معجون فلاسفہ۔ معجون کچلہ
معجون کھانسی۔ معجون شاہی۔
جوارش جالینوس۔ اطریفل
کشنیز مکھن والا

درخواست دعا!

برادرم مکرم مرزا سلطان احمد صاحب ساکن ستوکے نے اپنی اراضیات واقعہ قصور سے ... ملکیت حاصل کرنیکے لئے عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا اب اس مقدمہ کے سلسلہ میں انہوں نے ہائیکورٹ لاہور میں سیکنڈ اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپیل کی حقیقی اور کامل منظوری کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں

خاکسار مرزا محمود بیگ ساکن پٹی محلہ خلجیاں

مرہم عیسیٰ آیت زندگی بنی حضرت مسیح علیہ السلام کا ملہم مرہم ہے۔ جو پھوڑے۔ پھنسی۔ گنج۔ خارش۔ ناسور۔ بواسیر۔ ناسور۔ کار بنکل۔ خنازیر۔ طاعون غدود اور خبیث زخموں اور دیگر قوتوں کی خطرناک بیماریوں سرطان رحم قروح رحم شقاق حلمہ کیلئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے

قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲/ متوسط ۱/ کلاں ... علاوہ محصولڈاک

منیجر شاخ دواخانہ مرہم عیسیٰ محلہ دارالعلوم قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰-۴-۰
ملفوظات امام زمان	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانیکی راہ	۰-۲-۰
تمام جہاں کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۱-۰-۰
	۵-۰-۰

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاکخرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا

۲/۸ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دیجائینگی

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت استاد

ایک لائق تجربہ کار استاد کی جو کم سے کم ایف۔ اے پاس ہو۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے ضرورت ہے متخلص ہونا شرط ہے۔ بچوں کی تربیت بھی احمدیت کے طریقہ پر کر سکتا ہو۔ درخواستیں معہ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے مندرجہ ذیل پتہ پر جلد سے جلد آنا چاہئیں علاوہ معقول تنخواہ کے کھانا و قیام کی جگہ دیجائیگی

ڈاکٹر محمد زبیر سینئر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کنگ ایڈورڈ سنتم ... ڈاکخانہ بھوالی ...

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا تحریر فرمودہ اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

شہرۂ آفاق نسخہ

زود جام عشق

مشک تاتار درجہ اول۔ ایرانی زعفران درجہ اول سنکھیا کا تیل وغیرہ قیمتی اور خالص اجزاء کا مرکب۔ مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر نہیں رکھتیں

ایک روپیہ کی پانچ گولیاں

منیجر۔ طیبہ عجائب گھر قادیان

ضرورت رشتہ

ضلع شیخوپورہ کے ایک معزز زمیندار کو اپنی لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری تک تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ لڑکا تعلیمیافتہ برسر روزگار اور جاٹ قوم سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

معرفت منیجر الفضل قادیان

کیا آپکو معلوم ہے؟

—— کہ زندہ قوموں کو اپنی ضروریات کیلئے غیروں کے دست نگر نہ ہونا چاہیئے

—— کہ صنعت و حرفت اور تجارت کے بل بوتے پر مغربی اقوام دنیائے سیاست پر چھا گئی ہیں۔

—— سیدنا حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے صنعتی اور تجارتی ادارے قائم فرما کے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی کی بنیاد رکھ دی ہے

پس

ہر احمدی کا فرض عین ہے۔ کہ جماعت کے صنعتی اور تجارتی اداروں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی کرے۔ میدان صنعت میں اس وقت تحریک جدید کا ایک کامیاب ادارہ "آئرن میٹل مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان" کے نام سے موسوم ہے۔ شیٹ اس کارخانہ میں نہایت کارآمد پائدار اور خوشوضع تالے بنائے جارہے ہیں بناوٹ کی خوبی اور قیمت کی ارزانی کے لحاظ سے موجودہ وقت کے بہترین تالے ہیں۔ علیگڑھ کے تالوں سے ہماری مارکیٹ میں اول نمبر ہیں اور بہت پسند کئے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو بالخصوص ان تالوں کے استعمال کو فروغ دینا چاہیئے۔ ہر احمدی گھر میں تحریک جدید کا ہمکو۔ مائی۔ ڈاگ (تالا) استعمال ہونا چاہیئے۔

تھوڑے سرمایہ سے کام کرنے کی خواہش رکھنے والے احباب ان تالوں کی تجارت سے بہت فائدہ حاصل کر سکتے ہیں :۔

ایجنسی کے خواہشمند اصحاب منیجر آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان سے براہ راست خط و کتابت کریں

دنیا کے تمام اطباء اور ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ

صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے۔ کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے اور منہ کو بدبو اور خرابی سے محفوظ رکھا جائے۔ اگر آپکو صحت و تندرستی کا خیال ہے۔ تو طیبہ عجائب گھر رجسٹرڈ کا منجن لاجواب استعمال کیجئے۔ اس منجن کا استعمال مریض اور تندرست دونوں کیلئے مفید ہے۔ اسکا باقاعدہ استعمال آپکو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھیگا۔ برش۔ مسواک۔ یا انگلی سے استعمال کیجئے۔ آپکے دانت موتیوں کی طرح سفید چمکدار ہو جائیں گے۔ یہ منجن قیمتی اور کمیاب اجزاء کا مرکب ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

منیجر طیبہ عجائب گھر قادیان دارالامان

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ حکومت ہند کے فنانس ممبر نے زمانہ بعد از جنگ کا پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے مرکزی اسمبلی میں بتایا کہ سال رواں میں ہندوستان کو ایک ارب ۴۸ کروڑ ۹۵ لاکھ روپے کا خسارہ ہوگا۔ اس سال تین ارب سات کروڑ کی آمدنی ہوگی۔ اور اخراجات تین ارب ۵۵ کروڑ روپیہ ہوں گے۔ نئے سال میں فوجوں پر تین ارب ۷۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ سٹرلنگ قرضہ کے سلسلہ میں برطانوی حکومت سے جو مذاکرات ہونے والے ہیں ان کے سلسلہ میں ہندوستان کوئی منفرد طریق کار اختیار کرنے میں با اختیار ہوگا فنانس ممبر نے بتایا۔ کہ سٹرلنگ قرضہ کے سلسلہ میں برطانوی حکومت سے مذاکرات کرنے کے لئے جو وفد انگلستان جائے گا۔ اس میں ہندوستانی پارٹیوں کے زیادہ سے زیادہ نمائندوں کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

کلکتہ ۲۸ فروری۔ تقریباً دو ہفتے کلکتہ میں قیام کے بعد مسٹر محمد علی جناح بذریعہ ہوائی آسام روانہ ہوں گے۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ روس میں لال فوجوں کو ایک جمعیت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ انہیں اب پیپلز کمسریٹ کہا جائے گا۔ ان کا افسر اعلیٰ سٹالن ہوگا۔ سوویٹ روس کا آرگن "ازویستیا" رقمطراز ہے کہ موجودہ زمانہ امن میں روسی فوج اس قدر قوی ہو جائے گی۔ کہ روس کے دشمن اس سے خوف زدہ ہوں گے۔ اس فوج کو اس قسم کے جدید اسلحہ جات مہیا کئے جائیں گے۔ جیسے دیگر ممالک کے پاس ہوں گے۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ دارالعوام میں بحری ملازمین کی ہڑتال کے متعلق بیان دیتے ہوئے مسٹر ایٹلی وزیر اعظم انگلستان نے بتایا کہ ملازمین کے مطالبات اور افسروں کے خلاف شکایات کی تحقیقات کے لئے حکومت ہند ایک انکوائری کمیٹی مقرر کرے گی۔ مرکزی اسمبلی کے بعض ارکان کو اس کمیٹی میں شامل کیا جائے گا۔ اس کے متعلق اس وقت کوئی بیان دینا قبل از وقت ہے۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ پارلیمانی وفد کے رکن میجر واٹ نے بتایا۔ کہ وزراء کا جو وفد ہندوستان جا رہا ہے۔ اس میں حصہ لینے کی انہیں بھی دعوت دی گئی ہے۔ ان کی حیثیت

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سر کرپس کے پرسنل اسسٹنٹ کی حیثیت سے ہوگی۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ برطانوی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملایا کو مکمل سلیف گورنمنٹ کے تمام مواقع بہم پہنچائے جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں سر فیروز کھانے گھاٹ نے بتایا کہ مدراس دہلی اور دوسرے علاقوں میں اناج کے راشن کی تخفیف کر دی گئی ہے۔ حکومت باہر سے اناج درآمد کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کر رہی ہے۔ نئی دہلی میں اس وقت صرف چار ہفتے کا راشن موجود ہے۔ لیکن اب باہر سے اناج آنا شروع ہوگیا ہے۔

لاہور ۲۸ فروری۔ کیپٹن برہان الدین کی سزایابی پر احتجاج کرتے ہوئے صوبہ مسلم لیگ پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم مارچ کو یوم فتح نہ منایا جائے۔

قاہرہ ۲۸ فروری۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ امیر فیصل نے کہا۔ کہ مصر اور سعودی عرب کا نصب العین ایک ہی ہے۔ ہم مصر کی جدوجہد آزادی کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور امید ہے دونوں ملکوں کا اتحاد ہمیشہ قائم رہے گا۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ سوویٹ یونین اور منگولیا کی ری پبلک کے ساتھ باہمی تعاون اور دوستی کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس تقریب میں مارشل سٹالن بھی موجود تھے۔

ٹوکیو ۲۸ فروری۔ اتحادی سپریم کمانڈر جنرل میکارتھر کے حکم سے جاپانی حکومت نے ۳۲ صنعتی اور بنکنگ کارپوریشنوں کے اعلیٰ عہدیداروں کو سرکاری رفاہ عامہ کی ملازمتوں کے حق سے محروم کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ جرمنی میں خطرناک صورت حالات اور بلیک مارکیٹروں کے خلاف اتحادیوں کی قابض فوجوں کی طرف سے سخت اقدام اٹھایا جا رہا ہے۔ اس وقت ملک میں بہت تھوڑا مال برائے فروخت موجود ہے۔ اس وقت شراب کی بوتل کی قیمت ۷۵ روپے ہے۔ برٹش سگریٹوں کی قیمت بھی ۷۵ روپے ہے۔ دیگر اشیاء کی قیمتیں بھی بہت بڑھ چکی ہیں۔

دہلی یکم مارچ۔ وائسرائے ہند لارڈ ویول نے آج آرٹ کی ایک نمائش کے افتتاح کی رسم ادا کی۔

لنڈن یکم مارچ۔ ایک برطانی سائنسدان خاتون نے دیوار پر لگانے کا ایسا عجیب و غریب کاغذ ایجاد کیا ہے۔ جس کے ذریعہ کمرہ بہت جلد گرم ہو جاتا ہے۔

دہلی یکم مارچ۔ مرکزی حکومت نے انسداد ذخیرہ اندوزی و منافع بازی کے آرڈیننس کے تحت باہر سے آئے ہوئے سائیکل کی تھوک فروشی کی انتہائی قیمت ۱۲۰/- روپے اور خوردہ فروشی کی انتہائی قیمت ۱۳۵/- روپیہ مقرر کی ہے

نیو یارک یکم مارچ۔ ہندوستانی غذائی وفد نے نیو یارک پہنچکر حکومت امریکہ سے خوراک کا مطالبہ کیا ہے۔ وفد کے قائد سر راما سوامی مدالیار نے کہا۔ کہ فوری طور پر ہندوستان میں بیس لاکھ ٹن گندم بھیجنے کا انتظام کیا جائے۔ اور سال بھر کے لئے ۴۰ لاکھ ٹن خوراک درکار ہوگی۔

مدراس یکم مارچ۔ حکومت مدراس نے زیادہ اناج پیدا کرنے کی ایک سکیم پر عمل کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ کا ایک فنڈ مقرر کیا ہے۔

لاہور یکم مارچ۔ سردار بلدیو سنگھ نے آج ایک بیان میں بتایا۔ جہاں تک صوبے کے انتظامات کا تعلق ہے۔ ہم مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ مگر پاکستان کے اصول سے ہم متفق نہیں ہیں۔

پشاور یکم مارچ۔ نئے گورنر سرحد آج پشاور پہنچ گئے۔ سابق گورنر اور دوسرے اعلیٰ افسروں نے ہوائی میدان میں آپ کا استقبال کیا۔

لاہور ۲۸ فروری۔ سونا ۸۰-۵-۸۰ روپے چاندی ۱۴۳-۰-۰ روپے پونڈ ۶۰-۰

امرتسر ۲۸ فروری۔ سونا ۸۸-۶-۰ چاندی ۱۴۳-۰-۰ روپے پونڈ ۶۰-۰-۰

لاہور ۲۸ فروری۔ پنجاب اسمبلی کانگرس پارٹی کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں۔ لیڈر لالہ بھیم سین سچر۔ ڈپٹی لیڈر سیٹھ سدرشن ماسٹر کابل سنگھ۔ چوہدری لاہری سنگھ۔ پارٹی وہپ مہتہ رنبیر سنگھ۔ شنو دیوی پروفیسر تلک راج چڈھا۔ چوہدری سندر سنگھ

لاہور یکم مارچ۔ تشکیل وزارت کے لئے سیاسی لیڈر بڑی دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ آج نواب ممدوٹ۔ لالہ بھیم سین سچر اور سردار بلدیو سنگھ نے گورنر پنجاب کی دعوت پر ان سے الگ الگ ملاقات کی۔ اور تشکیل وزارت کے بارے میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نواب ممدوٹ نے ملاقات کے بعد ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ میں نے گورنر کو بتایا۔ کہ میری پارٹی بڑی مضبوط وزارت بنا سکتی ہے۔ لالہ بھیم سین نے بتایا۔ کہ میں نے گورنر کو یقین دلایا ہے۔ کہ کانگرس کسی دوسری پارٹی سے کولیشن کر کے وزارت بنا سکتی ہے۔ لیڈروں نے آپس میں بھی متعدد ملاقاتیں کیں۔ سردار بلدیو سنگھ نے لالہ بھیم سین سچر اور نواب ممدوٹ سے ملاقاتیں کیں۔ اور نواب صاحب سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ فارمولا۔ جو مسلم لیگ نے اکالی پارٹی کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں۔

لاہور یکم مارچ۔ آج ملک خضر حیات ٹوانہ نے مولانا ابو الکلام آزاد سے دوسری بار ملاقات کی

بمبئی یکم مارچ۔ بحری بیڑے پر جو پہرہ تعینات کیا گیا تھا۔ آج سے اسے ہٹا لیا گیا ہے۔ دوسرے مقامات پر بھی فوج کی تعداد بہت گھٹا دی گئی ہے۔

جبلپور یکم مارچ۔ کل رائل سگنل کور اور شہریوں نے جو ہڑتال کی تھی۔ آج پر امن طور سے ختم ہو گئی۔

کلکتہ یکم مارچ۔ دودھ کے ۲۷۴ نمونوں کا تجزیہ کیا گیا۔ جس سے پتہ چلا۔ کہ عام طور پر ۲۵ فی صدی پانی ملایا گیا تھا۔ اور ایک دو صورتوں میں ۸۰ فی صدی۔

دہلی یکم مارچ۔ ہندوستان میں ۱۹۴۵-۴۶ء میں ۲۵۸۹۰۰۰ ٹن چاول پیدا ہوا۔ یہ مقدار جنگ سے پہلے کی پیداوار سے بقدر ۱۱۱۷۰۰۰ ٹن زیادہ تھی۔

دہلی یکم مارچ۔ ۱۹۴۶ء میں اخباری کاغذ کی درآمد بڑھ گئی۔ جنوری میں تقریباً ۲۷۰۰ ٹن کی مقدار اور فروری میں (۱۹ تاریخ تک) ۸۵۰ ٹن کی مقدار درآمد کی گئی۔

لنڈن یکم مارچ۔ ایک کارخانہ ایک اتنا چھوٹا ریڈیو سٹ تیار کر رہا ہے۔ جو اوور کوٹ کی جیب میں سما سکتا ہے۔ اس کا وزن ۱½ پونڈ ہے۔